

# چند سورتیں ایک نام

اُمِّ عَبْدِ مَنِيْبٍ

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

مُشْرِفُ عِلْمٍ وَحِکْمَتٍ

کامران پارک زمینہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

0321-4609092





## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِیْقِ الْإِسْلَامِیِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

**PDF** کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# چند سورتیں ایک نام

www.KitaboSunnat.com

ام عبد المنیب

مشرع علم و حکمت

کامران پارک فرشتیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

0321-4609092



نام کتاب: \_\_\_\_\_ چند سورتیں ایک نام  
 اہتمام: \_\_\_\_\_ محمد عبدغنیب  
 ناشر: \_\_\_\_\_ مشربہ علم و حکمت  
 اشاعت اول: \_\_\_\_\_ ۱۴۳۳ھ  
 قیمت: \_\_\_\_\_ 35:00

ناشر: مشربہ علم و حکمت (دارالعلوم)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092  
 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دارالکتب السلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ LG-4: Shop # لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 8/4-ا اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## فہرست

صفحہ نمبر	نام	صفحہ نمبر	نام
22	الحوامیم	4	تخرن وضاحت
27	زوات الرءاء	5	سورت کا لغوی مفہوم
29	العقاق الاول	7	اسلام کی محبت کلام مجید کا انوکھا پہلو
30	مسیحات	10	سبع منازل
32	زاہر اوین	13	طوالت و اختصار کے لحاظ سے
			مشترک نام
34	المعوذات	13	سبع طوالت
34	معوذتین	14	المسبین
36	السموات	14	المشانی
37	الجمادات	16	مفصل
38	توڑ مین	17	محکم
38	طوال الطولین	19	طوال مفصل
39	قرآن حکیم کے مختلف حصوں میں	19	اوساط مفصل
	منقسم ہونے کا فائدہ		
		19	متصار مفصل

## سخن وضاحت

قرآن حکیم کی تفسیر اور احادیث رسول ﷺ کا مطالعہ کرتے ہوئے جب ایک سے زائد سورتوں کے لیے ایک ہی علامتی نام نظر آتا تو جی چاہتا کہ کیوں نہ ان ناموں کو یک جا کر لیا جائے تاکہ طالبان قرآن و سنت ان کی برکت و عظمت اور رفعت و جامعیت سے فیض یاب ہو سکیں۔ چنانچہ اس کوشش کے لیے قلم اٹھالیا اور یہ تحریر مرتب ہو گئی جو تقریباً سولہ سال قبل لکھی گئی۔

ممکن ہے بعض لوگوں کو اس موضوع سے کوئی دل چسپی نہ ہو لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آیات و احادیث سے مزین و مرتب کوئی بھی موضوع فائدے سے خالی نہیں ہوتا۔ شیدائیان قرآن و سنت اس چشمہ صافی سے بہرہ رنگ سیراب ہونے کے باوجود اپنی اندرونی تشنگی اور طلب مزید کے تقاضے میں کوئی کمی نہیں پایا کرتے۔ والسلام علیکم

طالبہ دعا

ائم عبد غیب ۱۴۳۴ھ

## سورت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

سورۃ لفظ واو پر ہمزہ اور بغیر ہمزہ دونوں طرح آیا ہے جو اسے ہمزہ کے ساتھ کہتے ہیں ان کی تحقیق کے مطابق یہ لفظ ”السُّورَةُ“ سے ہے جس کا مطلب ہے: برتن میں پینے والی چیز کا رہ جانا۔

بعض علمائے لغت کے خیال میں یہ لفظ ”سُورَةُ الْبِنَاءِ“ (عمارت کا قلعہ) سے مشابہت رکھتا ہے، جس طرح منزل بہ منزل مکان بنتا ہے اسی طرح سورتوں سے مل کر قرآن کریم مکمل ہوا۔

بعض کی تحقیق کے مطابق یہ لفظ ”سُورَةُ الْمَدِينَةِ“ (شہر پناہ) ہے کیوں کہ سورۃ اپنی آیتوں کا احاطہ اس طرح کر لیتی ہے جس طرح شہر پناہ کی دیوار مکانات کو گھیر لیتی ہے۔

بعض نے کہا: ”سُورَةُ“ بلند منزلت کو کہتے ہیں۔ یہ کلام اللہ ہونے کی وجہ سے ارفع و اعلیٰ مقام کی حامل ہیں۔ اس لیے سورۃ نام کہلایا۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: الاقان فی نام القرآن راہام سیوطی)

شرعی اصطلاح میں سورۃ قرآن حکیم کی آیات کی اس خاص تعداد کا نام ہے جنہیں رسول اللہ ﷺ نے دوسری آیات سے الگ لکھوایا اور ان تمام آیات کے مجموعے سے قبل ربِّ کریم نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نازل کر کے اس مجموعے کی حد متعین کر دی۔

چنانچہ ان آیات کے مجموعے کو سورۃ کا نام دیا گیا۔ پھر پہچان کے لیے ان

سورتوں کو الگ الگ ناموں سے موسوم کیا گیا۔ بعض سورتوں کا صرف ایک نام ہی ملتا ہے لیکن بعض سورتوں کے بعض مشترک خصوصیات کی وجہ سے مشترک نام بھی رکھے گئے۔

ان میں سے بعض نام خود رسالت مآب ﷺ کی زبان مبارک سے معلوم و معروف ہوئے۔ جب کہ بعض نام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استعمال کیے اور بعض نام علماء و مفسرین اور قراءے کرام نے اپنی پہچان اور سہولت کے لیے رکھے۔

خود رب پاک نے قرآن حکیم کے لیے اجزا کا لفظ استعمال کیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے بھی، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کو تین اجزاء میں تقسیم کیا اور قل هو اللہ احد کو اجزائے قرآن میں سے ایک جزء قرار دیا۔ (مسلم، کتاب صلوٰۃ المفسرین، ۸: ۱۱۱، احمد، مسند الانصار، ۶: ۴۴۳) اسلاف کی محبت کلام مجید کا ایک انوکھا پہلو:

قرآن حکیم اعلیٰ و منزہ کلام ہے جو شک و ریب سے پاک ہے جسے رب کریم کے مقرب ملائکہ لے کر نازل ہوئے، روح الامین جبرائیل علیہ السلام کو خصوصاً اس کلام مبین کو لے کر رسول صاحب و مصدوق ﷺ کے سامنے پڑھ کر سنانے کا شرف حاصل ہوا۔

یہ وہ مبارک کلام ہے جس کی سوز و گداز کے ساتھ کی ہوئی تلاوت سن کر فرشتے زمین پر نور کے سائبان کی صورت میں نازل ہوتے اور اسے کان لگا کر سنتے ہیں۔ یہ وہ کلام ہے جسے سن کر بہت سے جانور بھی لرز نے لگتے ہیں۔ یہ وہ کلام مقدس ہے جسے پہاڑوں پر نازل کیا جاتا تو وہ اس کی جلالت کے باعث لرز کر گر پڑتے اور ریزہ ریزہ ہو جاتے۔



ہاں! یہ وہ کلامِ بلیغ ہے جس کی تلاوت کرنے اور تلاوت سننے سے اہل ایمان کے دل کانپ اٹھتے ہیں، ربِّ کریم کی جلالت و عظمت ان پر ایسا خشوع طاری کرتی ہے کہ وہ بے ساختہ سجدے میں گر پڑتے اور خوفِ الہی سے ان کی آنکھیں چشمے کی طرح بہہ پڑتی ہیں۔

صحابہ کرام قرآن کریم کی تلاوت اس طرح کرتے جس طرح اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے۔ وہ پوری ایمانی گہرائی کے ساتھ اس کے علمی عجائبات کا مشاہدہ کرنے میں منہمک رہتے۔ ان کے شب و روز میں اس کلام کی عظمت، بلاغت، علمی اعجاز اور عملی وابستگی اس طرح شامل تھی جیسے دن کو سورج اور رات کو چاند ستارے۔

قرآن کریم کی محبت کا عملی ثبوت ان کی حیاتِ مبارکہ ہے جس میں انہوں نے کلامِ حکیم کے ہر ارشاد کو اپنی ذات اور معاشرتی زندگی میں جاری و ساری کرنے کے لیے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ کر علمی و عملی جہاد کیا۔

رب برتر نے ان کی اس جاں نثارانہ مساعی اور فدیانہ جذبات کی قدر افزائی کے جواب میں فرمایا:

”رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ“

”اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔“

اور دنیا کے ہر انسان سے یہ مطالبہ کیا کہ اسی طرح کا ایمان پیش کرو گے جس طرح کا ایمان السابقون الاولون صحابہ کرام کی جماعت نے پیش کیا تو پھر تمہارا ایمان قابلِ قبول ہوگا ورنہ زبانی کلامی دعوے خام ہیں۔

صحابہ کرام کو قرآن حکیم سے اس قدر محبت تھی کہ ان کی اس محبت کے جذبات و

کیفیات نے ان کی زبان سے قرآن حکیم کے متعلق یہ کہلوا یا:

قرآن حکیم میں باغات، میدان، محلات، دہنیں، دیبا، اور چمن زار ہیں۔

چمن زار: اس کی وہ سورتیں جوالم سے شروع ہوتی ہیں، یعنی البقرہ، آل

عمران، العنکبوت، الروم، لقمان، السجدہ۔

باغات: الر سے شروع ہونے والی سورتیں ہیں۔

چمن زار: جو حصہ مفصل پر مشتمل ہے یعنی ساتویں منزل جب کہ بعض نے چمن زار

میں الطواسیم، الطواسین، ال حم، اور حم کو بھی شامل کیا ہے۔

(بحوالہ الاثنان فی علوم القرآن، جلد اول، ص: ۱۵۲)

محلات: الحامدات یعنی الحمد للہ سے شروع ہونے والی سورتیں۔

دہنیں: مُسَبَّحَات یعنی سَبَّحْ یُسَبِّحْ سے شروع ہونے والی سورتیں۔

دیبا: آل عمران ہے۔



## سبع منازل (سات منزلیں)

قرآن حکیم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عموماً سات دن میں مکمل کرتے تھے لہذا انہوں نے اس کے سات حزب (حصے) کر رکھے تھے۔ جس کا ذکر حدیث میں اس طرح ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے میرا نکاح ایک شریف خاندان کی عورت (ام محمد بنت حمیہ رضی اللہ عنہا) سے کر دیا اور اس کی ہمیشہ خبر گیری کرتے رہتے اور ان سے بار بار ان کے شوہر (یعنی خود ان) کے متعلق پوچھتے رہتے تھے۔ میری بیوی کہتی کہ بہت اچھا مرد ہے البتہ جب سے میں ان کے نکاح میں آئی ہوں انہوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم نہیں رکھا اور نہ ہی میرے کپڑے میں کبھی ہاتھ ڈالا۔ جب بہت دن اسی طرح ہو گئے تو میرے باپ نے مجبور ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس سے میری ملاقات کرواؤ۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: روزہ کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: روزانہ۔ پھر دریافت فرمایا: قرآن مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟ عرض کیا: ہر رات۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینے تین دن روزے رکھو اور ایک مہینے میں قرآن حکیم ختم کرو۔ میں نے عرض کیا: مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا: دو دن ناعہ کرو اور ایک دن روزہ رکھو۔ میں نے عرض کیا: مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا: پھر وہ روزہ رکھو جو سب سے افضل ہے یعنی داؤد علیہ السلام کا روزہ ایک دن روزہ رکھو، ایک دن ناعہ کرو اور قرآن مجید سات دن میں مکمل کیا کرو۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: کاش میں نے آپ ﷺ کی دی ہوئی رخصت کو قبول کر لیا ہوتا کیوں کہ اب میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں۔  
حجاج (حدیث کے راوی) نے کہا: آپ اپنے گھر کے کسی آدمی کو قرآن مجید کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے اور جتنا دن کو پڑھتے اسے پہلے سے دن میں سنا دیتے تاکہ رات کو پڑھنے میں آسانی رہے اور جب (نڈھا ہل ہو جاتے) قوت حاصل کرنا چاہتے تو کئی کئی دن روزہ نہ رکھتے اور ان دنوں کو شمار کرتے اور پھر اتنے دن ایک ساتھ روزے رکھتے کیوں کہ انہیں پسند نہیں تھا کہ جس چیز کا رسول اللہ ﷺ سے وعدہ کر لیا ہے اس میں سے کچھ چھوڑیں۔ (بخاری: ۵۰۵۲)

اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ قرآن حکیم ایک ماہ میں مکمل کرنا پسندیدہ جب کہ ایک ماہ سے کم اور سات دن تک کی مدت میں مکمل کرنا بھی بہتر طریقہ ہے اور تین دن سے کم میں قرآن حکیم مکمل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

مذکورہ حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے سیدنا عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے قرآن حکیم کے سات حصے کر لیے تھے اور ہر روز ایک حصہ تلاوت کرتے۔ صحابہ کرام اور تابعین نے ان منازل کو اس طرح تقسیم کیا:

منزل اول: سورة البقرة ..... آل عمران ..... النساء

منزل دوم: المائدة ..... الانعام ..... الاعراف ..... الانفال ..... التوبة

منزل سوم: یونس ..... ہود ..... یوسف ..... الرعد ..... ابراہیم

الحجر ..... النمل

منزل چہارم: بنی اسرائیل ..... الکہف ..... مریم ..... طہ

الانبیاء ..... الحج ..... المؤمنون ..... النور ..... الفرقان

منزل پنجم: الشعراء..... النمل..... القصص..... العنكبوت.....  
 الروم..... لقمان..... الم تنزیل السجدہ..... الاحزاب..... السبا.....  
 الفاطر..... یسین  
 منزل ششم: الصافات..... ص..... الزمر..... المومن..... حم.....  
 غسق..... الزخرف..... الدخان..... الجاثیہ..... الاحقاف.....  
 محمد..... الفتح..... الحجرات  
 منزل ہفتم: سورہ ق سے لے کر الناس تک  
 گویا ہر منزل ان تمام سورتوں کا مشترک نام ہے جنہیں صحابہ کرام اور تابعین  
 نے سات دن میں قرآن حکیم کا دور مکمل کرنے کے لیے اختیار کیا اور آہستہ آہستہ وہ  
 پوری امت میں اسی نام سے مشہور ہو گئیں۔



## طوالت و اختصار کے لحاظ سے مشترک نام

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی سورتوں کی طوالت و اختصار کے لحاظ سے بھی تقسیم کی گئی اور ان منقسم اجزاء کے نام بھی متعین کیے گئے جو درج ذیل ہیں:

سبع طوال:

اس کا مطلب ہے سات طویل سورتیں، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک قول کے مطابق اس میں درج ذیل سورتیں شامل ہیں:

البقرہ ..... آل عمران ..... النساء ..... المائدہ ..... الانعام ..... الاعراف .....  
راوی کہتے ہیں کہ میں ساتواں نام بھول گیا جب کہ ابن ابی حاتم میں مجاہد اور جیر کی روایت میں ساتویں سورت یسین ہے۔ (الاتقان فی علوم القرآن)  
سیدنا واثلہ ابن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
”أُعْطِيتُ مَكَانَ التَّوْرَةِ سَبْعَ طَوَالٍ“

”مجھے تورات کی جگہ سبع طوال (یعنی سات لمبی سورتیں) دی گئی ہیں۔“

(ابوداؤد، طیالسی: ۱۰۱۲۔ مسند احمد: ۳/۱۰۷۔ اسلسلۃ الصحیحہ: ۱۸۰)

الْمَيْثُيْن:

اس کا مطلب ہے ایسی سورتیں جن کی آیات کی تعداد ایک سو کے لگ بھگ ہے، امام سیوطی لکھتے ہیں: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق الْمَيْثُيْن درج ذیل سورتوں کے مجموعے کا نام ہے:



برآة..... النحل..... يوسف..... الكهف..... بنی اسرائیل.....  
 الانبیاء..... طه..... المؤمنون..... الشعراء..... الصافات.....  
 (الاتقان فی علوم القرآن)

• سند احمد میں نبی کریم ﷺ سے یہ روایت کی گئی:

مجھے تورات کی جگہ سبع طوال (سات لمبی سورتیں) زبور کی جگہ المینین (سو سے کچھ کم یا زیادہ آیات پر مشتمل سورتیں) اور انجیل کی بجائے المثنائی (بار بار دہرائی جانے والی سورتیں) دی گئی ہیں اور مفصل (آخری مختصر سورتوں) کے ذریعہ مجھے فضیلت دی گئی۔ (ابوداؤد الطیالسی: ۱۰۱۲، مسند احمد: ۱۰۷/۴، طحاوی فی مشکل الآثار: ۱۵۴/۲، ابن جریر فی التفسیر: ۱/۴۲، اسلسلۃ الصحیحہ: ۱۴۸۰)

المثنائی:

بعض کا خیال ہے کہ یہ المینین سے دوسرے نمبر پر ہیں اس لیے ان کا نام مثنائی ہے۔

فرا کے قول کے مطابق یہ سورتیں طوال اور المینین کی نسبت زیادہ دہرائی جاتی ہیں اس لیے مثنائی کہلاتی ہیں۔

نکراوی کے مطابق اس میں عبرت انگیز قصص اور اخبار و امثال کو بار بار دہرایا گیا ہے اس لیے مثنائی کہلاتی ہیں۔

مثنائی کا اطلاق بعض اوقات تمام قرآن کریم اور سورہ الفاتحہ پر بھی ہوتا ہے۔ (الاتقان، جلد اول، ص: ۱۷۱)

مثنائی میں درج ذیل سورتیں شامل ہیں:

الاحزاب..... الحج..... القصص..... طس..... النمل.....

النور..... الانفال..... مریم..... العنكبوت..... الروم..... يسين.....  
الفرقان..... الحجر..... الرعد..... السبا..... الملائكة.....  
ابراهيم..... ص..... الذين كفروا..... لقمان..... زمر.....  
المومن..... الزخرف..... السجده..... حم عسق..... الاحقاف.....  
الجاثية..... الدخان..... الممتحنة..... الفتح..... الحشر.....  
التنزيل..... السجده..... الطلاق..... ن والقلم..... الحجرات.....  
الملک..... التغابن..... التحريم.....

بعض کا کہنا ہے کہ مثنیٰ سورۃ یسین سے لے کر سورہ ق تک ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعُ مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (الحجر: ۸۷)  
”اور ہم نے آپ کو سات آیتیں دیں جو دوہرائی جاتی ہیں اور قرآن عظیم  
بھی۔“

امام نسائی نے روایت کی ہے کہ اس سے مراد یہی سورتیں ہیں۔

جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سورۃ الفاتحہ سبع مثنیٰ اور قرآن

عظیم عطا کیا گیا ہے۔ (بخاری، فضائل القرآن: ۵۰۰۶)  
مُفَصَّل:

امام خطابی کا کہنا ہے کہ:

یہ سورتیں آیات کی تعداد کے لحاظ سے مختصر ہیں اور ان کے درمیان ”بسم

اللہ الرحمن الرحیم“ بکثرت آتی ہے۔ اور یہ ان میں فصل (جدائی) پیدا

کرتی ہے اس لیے مفصل کہلاتی ہیں۔ (الاتقان، ج اول، ص: ۱۷۱)

یوسف بن مالک کہتے ہیں کہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا اور پوچھا کہ کفن کیسا ہونا چاہئے؟ ام المومنین نے کہا: تجھ پر افسوس، تجھے اس سے کیا مطلب، کسی طرح کا بھی کفن ہو اس سے تجھے کیا نقصان ہوگا۔ پھر اس شخص نے کہا: ام المومنین! مجھے اپنا مصحف دکھا دیجئے۔ انہوں نے کہا: کیوں؟ اس نے کہا: تاکہ میں بھی قرآن مجید اس ترتیب کے مطابق پڑھوں، جب کہ لوگ بغیر ترتیب کے پڑھتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر اس میں کیا قباحت ہے جو سورت تو چاہے پہلے پڑھ لے (اور جو چاہے بعد میں پڑھ لے۔ رہی ترتیب نزول) تو سب سے پہلے مَفْصَل کی ایک سورت اتری:

یعنی اقراء باسم ربک الذی..... اس کے آگے بھی حدیث ہے۔

(بخاری: ۴۹۹۳، کتاب فضائل القرآن)

**محکم:** مفصل سورتوں ہی کا دوسرا نام محکم بھی ہے جیسا کہ درج ذیل روایت میں ہے:

جناب ابو البشر بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جن سورتوں کو تم مفصل کہتے ہو وہ سب ”محکم“ ہیں۔ انہوں نے (سعید بن جبیر) نے یہ بھی بیان کیا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال کی تھی اور میں نے ”محکم“ سورتیں سب پڑھ لی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ ”محکم“ سورتیں کون سی ہیں؟ انہوں نے کہا: ”مفصل“۔

(بخاری: ۵۰۳۵، ۵۰۳۶)

ابن ابی شیبہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مفصل کو ایک ہی رکعت میں

پڑھ لیا کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے پھر جا کر اپنی قوم کو امامت کراتے۔ ایک دن انہوں نے عشاء کی نماز پڑھائی تو سورہ بقرہ شروع کر دی۔ ایک شخص (پانی ڈھونے والا) نماز توڑ کر چلا گیا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے برا بھلا کہا۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچی (اس شخص نے آپ کو شکایت کی) تو آپ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو 'یا فتان' یا 'یا فتن' (فتنہ ڈالنے والا) کہا پھر معاذ رضی اللہ عنہ کو ختم دیا اور اوسطاً مفصل میں سے کوئی دو سورتیں پڑھایا کرو۔ (بخاری، کتاب الاذان میں بھی یہ حدیث ہے لیکن اس میں اوسطاً مفصل کی بجائے سورہ زلزال وغیرہ کا ذکر ہے)

جناب مروان بن الحکم سے روایت ہے کہ مجھے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا بات ہے کہ آپ مغرب کی نماز میں قصار مفصل نہیں پڑھتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا ہے کہ آپ مغرب میں طول الطوتین پڑھتے تھے۔

مروان بن الحکم کہتے ہیں: میں نے پوچھا طول الطوتین (لمبی دو سورتوں) سے کیا مراد ہے؟ کہا: سورۃ الاعراف اور سورۃ الانعام۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا: تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اس سے مراد سورۃ المائدہ اور سورۃ الاعراف ہیں۔ (بخاری مختصر، سنن ابوداؤد: ۸۱۴)

مفصل حصے کو علمائے سلف نے مزید تین حصوں میں بھی تقسیم کیا ہے جو درج

ذیل ہیں:

طوال مفصل:

یعنی مفصل حصہ کی بڑی سورتیں، یہ سورہ ق سے لے کر سورۃ البروج تک

کی تمام سورتوں کا مشترک نام لیا جاتا ہے۔

جب کہ ایک قول کے مطابق الحجرات سے البروج تک اور ابن معن کے قول کے مطابق سورہ ق سے المرسلات تک ہے۔

(الاتقان فی علوم القرآن، جلد اول اردو ترجمہ، ص: ۱۷۲)

۲۔ اوساط مفصل:

مراد منجھلی یا وسطی مفصل سورتیں، یہ البروج سے المنفکین تک مشتمل سورتوں کا نام ہے۔

ابن معن کے ایک قول کے مطابق یہ سورۃ النباء سے سورۃ الضحیٰ

تک ہیں۔

۳۔ قصار مفصل:

یعنی چھوٹی سورتیں المنفکین سے الناس تک اور ایک قول کے مطابق الانشراح سے الناس تک کے حصے پر مشتمل سورتوں کے لیے یہ نام تجویز کیا گیا

ہے۔ (الاتقان فی علوم القرآن، جلد اول اردو ترجمہ، ص: ۱۷۲)

مفصل حصے کی سورتوں کے نام بولنے کا طریقہ:

جناب نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے مفصل کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا: قرآن مجید کا کون سا حصہ مفصل نہیں؟ مگر تم قصار السور اور صغار السور (مختصر سورتیں) کہا کرو۔

اس سے بعض علماء نے استنباط کیا ہے کہ چھوٹی سورتیں کہنا جائز ہے جب کہ جناب ابوالعالیہ اور ان کے کچھ اصحاب سورتوں کو قصار یا صغار کہنا ناپسند کرتے تھے۔

جناب ابن سیرین اور جناب ابو العالیہ کا کہنا ہے کہ سورۃ خفیہ مت کہا کرو یعنی ہلکی سورت، کیوں کہ فرمان ہے:

إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا (الزلزلہ: ۴)

”بے شک ہم آپ ﷺ پر ایک بھاری کلام ڈالنے والے ہیں۔“

البتہ سورۃ یسرہ (آسان سورت) کہہ سکتے ہیں۔

(الاتقان، ج اول اردو ترجمہ، ص: ۱۷۲)

اسلاف ایسے لفظ قرآن حکیم کی عزت و عظمت کی وجہ سے بولنا نا پسند کرتے جو لفظ کسی کی تحقیر کے لیے بھی مستعمل ہوتے ہیں، یہ ان کا کمال تقویٰ تھا۔  
مفصل کا آغاز کس سورت سے؟

علماء کے درمیان اختلاف ہے کہ مفصل سورتوں کا آغاز کس سورت سے ہوتا ہے۔ امام سیوطی نے الاتقان میں متعدد اقوال نقل کیے ہیں جو درج ذیل ہیں:

☆ قاضی عیاض: سورۃ البجائیہ سے

☆ ایک قول: سورۃ الصافات سے

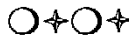
☆ بعض کا خیال: سورۃ ملک سے

☆ کمال الذماری: سورۃ فتح سے

☆ خطابی: سورۃ الضحیٰ سے

☆ امام نووی: سورۃ الحجرات سے

☆ امام راغب اصفہانی: مفصل قرآن حکیم کی ساتویں منزل کا نام ہے۔





## الحوامیم

یہ ان سورتوں کا مشترک نام ہے جو ”حم“ حروف مقطعات سے شروع ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خود یہ نام ان سورتوں کے لیے استعمال کیا ہے جیسا کہ درج ذیل احادیث سے پتا چلتا ہے:-

شقیق بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان جڑواں سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں رسول اللہ ﷺ ہر رکعت میں دو دو ملا کر پڑھتے تھے۔ پھر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مجلس سے کھڑے ہوئے اور (اپنے گھر) چلے گئے۔ علقمہ بھی آپ کے ساتھ اندر گئے۔ جب علقمہ باہر نکلے تو ہم نے ان سے سورتوں کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا:

عشرون سورۃ من اول المفصل علی تالیف ابن مسعود

آخرهن الحوامیم (حم الدخان) و (عم یتساء لون)۔

”یہ شروع مفصل کی بیس سورتیں ہیں ان کی آخری سورتیں وہ ہیں جن کے

اول میں ”الحوامیم“ سورتیں ہیں، حم الدخان اور عم یتساء لون بھی ان ہی میں سے ہیں۔“ (بخاری: ۳۹۹۶)

ذوات حم:

الحوامیم میں شامل سورتوں کا نبی اکرم ﷺ نے ذوات حم بھی کہہ کر ذکر

کیا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے پتا چلتا ہے: سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص

رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے

عرض کیا: اے اللہ کے رسول میرے لیے کچھ پڑھنا مقرر فرمادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اقرأ ثلاثاً من ذوات حم“

”حم سے شروع ہونے والی تین سورتیں پڑھو۔“

پھر اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میرے لیے کوئی جامع سورت پڑھا دیں، پس رسول اللہ ﷺ نے اسے سورت ”اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ“ پڑھائی۔ حتیٰ کہ اس کی قرأت سے فارغ ہوئے تو اس آدمی نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں اس میں کبھی بھی کوئی اند فتنہ نہیں کروں گا پھر وہ آدمی واپس چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

افلح الروي جل

”یہ چھوٹا آدمی کامیاب ہو گیا۔“

یہ بات آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمائی۔ (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ: ۱۳۹۹)

آل حم:

حم سے شروع ہونے والی سورتوں کو ”آل حم“ نام سے بھی صحابہ نے ذکر کیا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:

جناب ابو داؤد سے روایت ہے کہ میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں صبح سویرے حاضر ہوا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: رات میں نے ”مفصل“ کی تمام سورتیں پڑھ ڈالیں۔ اس پر سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ویسے پڑھ لی ہوں گی جیسے اشعار جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ ہم نے قرأت سنی ہے، اور مجھے وہ جوڑ والی سورتیں بھی یاد ہیں جنہیں ملا کر رسول اللہ ﷺ

نمازوں میں پڑھا کرتے تھے۔ یہ اٹھارہ سورتیں ”مفصل“ کی ہیں اور وہ سورتیں جو ”آل حم“ ہیں۔ (بخاری: ۵۰۴۳)

سیدنا زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: قرآن مجید میں جو لفظ ”مِنْ مَاءٍ غَيْرِ الْمِنْ“ ہے یہ لفظ الْمِنْ ہے یا اَمِنْ؟ عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: گویا باقی تو نے سارا قرآن حکیم سمجھ لیا ہے؟ اس نے کہا! میں مفصل کی تمام سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھ لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو جیسے شعر جلدی جلدی پڑھتے ہیں اس طرح تو قرآن حکیم جلدی جلدی پڑھتا ہوگا۔ افسوس مجھے خوب یاد ہے کہ مفصل کی کون کون سی دو برابر والی سورتوں کو رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ کی قرأت میں مفصل کی سب سے پہلی سورت سورۃ رحمن ہے۔ (مسند احمد: ۴۱۲۱، حسن حدیث)

ان سورتوں کی تعداد سات ہے جو درج ذیل ہیں:

المومن ..... فصلت ..... الشوری ..... الزخرف ..... الدخان .....

الباقیہ ..... الاحقاف .....

ان سورتوں کی مشترکہ خصوصیات:

- ☆ سب کے آغاز میں ”حم“ حروف مقطعات ہیں۔
- ☆ سب کے آغاز میں کلام الہی کی عظمت کا ذکر ہے۔
- ☆ ترتیب کے لحاظ سے یکے بعد دیگرے ہیں۔

حوامیم کے فضائل:

امام حافظ سیوطی نے الاقان میں اور امام ابن کثیر نے سورۃ المومن کے شروع میں حوامیم کے متعلق صحابہ اور اسلاف کے کچھ اقوال بھی نقل کیے ہیں جن کی

صحت اور ضعف کا علم نہیں ہو سکا یہ اقوال درج ذیل ہیں:

ال حم قرآن پاک کی دیباچہ ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (متدرک حاکم) ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور قرآن حکیم کا دروازہ آل حم ہیں۔

(عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ)

یہ سورتیں قرآن حکیم کی دلہنیں ہیں۔ (مسعر بن کدام)

جب میں قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہوئے حم والی سورتوں پر پہنچتا ہوں تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا میں ہرے بھرے پھولے پھلے باغوں کی سیر کر رہا ہوں۔ (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی کا یہ قول بھی ہے:

قرآن کی مثال اس شخص جیسی ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے کسی اچھی منزل کی تلاش میں نکلا۔ ایک (جگہ) ایسی تھی کہ گویا یہاں ابھی ابھی بارش برس چکی ہو۔ ذرا کچھ اور آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہے کہ تر و تازہ لہلہاتے ہوئے چند باغ ہیں۔ یہ پہلے تر زمین کو ہی دیکھ کر تعجب میں تھا، اب تو اس کا تعجب اور بھی بڑھ گیا۔ اس سے کہا گیا کہ پہلی جگہ کی مثال تو قرآن حکیم کی عظمت کی ہے اور ان باغچوں کی مثال ایسے ہے جیسے حم والی سورتیں۔



## ذوات الر

وہ سورتیں جو ”الر“ حروف مقطعات سے شروع ہوتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی زبان مبارک سے ان سورتوں کا یہ مشترک نام ثابت ہے۔

چنانچہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے قرآن پڑھائیے! آپ ﷺ نے فرمایا:

”اقراء ثلاث من ذوات الرءاء“

”وہ تین سورتیں پڑھ جن کا آغاز ”الر“ سے ہوتا ہے۔“

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا سن زیادہ ہو گیا ہے، قلب سخت ہو گیا اور میری زبان موٹی ہو گئی، اس لیے میں بڑی سورتیں یاد نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”فاقرأ ثلاث من ذوات حم“

”حم سے آغاز والی تین سورتیں پڑھ لو۔“

اس نے پھر وہی بات دہرائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا تو پھر:

”اقراء ثلاث من مسبحات“

”جن سورتوں کے آغاز میں سبح یسبح ہے وہ تین سورتیں پڑھ لے۔“

اس نے پھر وہی عذر پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اسے ”اذا زلزلت الارض“ سکھا دی۔ اس شخص نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے میں کبھی اس پر زیادہ نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے دوبار فرمایا: اس چھوٹے مرد نے نجات پائی۔ (سنن ابی داؤد، باب تحزیب القرآن: ۱۳۹۹، احمد: ۱۶۹/۲، نسائی: ۸۰۲۷، ابن حبان: ۴۷۲، علامہ ارناؤٹ نے اس کی سند صحیح کہا ہے)

ذوات السرا کے مبارک اور مشترک نام سے یاد کی جانے والی پانچ سورتیں درج ذیل ہیں:

یونس ..... ہود ..... یوسف ..... ابراہیم ..... الحجر .

مشترک خصوصیات:

- ☆ سب کا آغاز ا، ل، راء، حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔
- ☆ سبھی سورتیں مکی ہیں۔
- ☆ سب میں حروف مقطعات کے بعد قرآن حکیم کی عظمت و جلالت پر مشتمل مضمون ہے۔
- ☆ ان سب سورتوں میں انبیاء کے حالات کا ذکر زیادہ ہے۔

☆ ..... ☆

## العنقاۃ الاول

اس کا مطلب ہے اول درجہ کی فصیح و بلیغ سورتیں۔  
 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ بنی اسرائیل تا سورۃ الانبیاء کے لیے ”العنقاۃ الاول“ مشترک نام استعمال کیا ہے۔  
 عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سورۃ بنی اسرائیل ..... سورۃ الکہف ..... سورۃ مریم ..... سورۃ طہ اور سورۃ الانبیاء کے متعلق فرماتے سنا:

إِنَّهُنَّ مِنْ عُنَاقِ الْأَوَّلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي.  
 ”یہ پانچوں سورتیں عناق الاول ہیں (اول درجہ کی فصیح) ہیں اور میری یاد کی ہوئی ہیں۔“ (بخاری: ۴۹۹۴، کتاب فضائل القرآن)



## مُسَبَّحَات

مسبحہ کی جمع، اس سے مراد وہ تمام سورتیں ہیں جن کا سَبَّحْ یُسَبِّحُ لفظ کے ساتھ آغاز ہوتا ہے۔ درج ذیل حدیث میں ان سورتوں کے مشترک نام کا ذکر ہے:

سیدنا عبد اللہ بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسَبَّحَات پڑھا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسَبَّحَات کے متعلق فرمایا:

إِنَّ فِيْهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِّنَ الْفِ آيَةٍ

”یقیناً ان میں ایک آیت (ایسی ہے) ہزار آیت سے بہتر ہے۔“

(ترمذی، ابواب فضائل القرآن، ابوداؤد)

مسبحات ذر ج ذیل سورتوں کا مشترک نام ہے:

الحدید: سَبَّحَ لِلّٰہ سے شروع ہوتی ہے۔

الحشر: سَبَّحَ لِلّٰہ سے شروع ہوتی ہے۔

القصف: سَبَّحَ لِلّٰہ سے شروع ہوتی ہے، الحدید اور سورۃ صف کی پہلی آیت

ایک ہی الفاظ پر مشتمل ہے۔

الجمعة: یُسَبِّحَ لِلّٰہ سے شروع ہوتی ہے۔

التغابن: یُسَبِّحَ لِلّٰہ سے شروع ہوتی ہے۔

مشترک خصوصیات:

سب کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا ذکر ہے۔

سب مدنی دور میں نازل ہوئیں۔

یہ سب قرآن حکیم کے اس حصے میں شامل ہیں جسے مفصل کہا جاتا ہے۔ اردو

میں یہ ساتویں منزل کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔



## زہرا وین

اس کا مطلب ہے دو روشن سورتیں۔ نبی اکرم ﷺ کی زبان حق ترجمان نے ان دو سورتوں کے لیے یہ مشترک اور مبارک نام استعمال کیا۔ صحیح مسلم میں سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اقْرَؤُا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ أَقْرَأَ الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غِيَابَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تَحَابَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا فَإِنْ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكُوهَا حَسْرَةً وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ.

”قرآن حکیم پڑھا کرو، یہ اپنے پڑھنے والوں کی قیامت کے دن شفاعت کرے گا، دونوں قرآنی سورتوں البقرہ اور آل عمران کو پڑھا کرو، یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی کہ گویا دو سائبان ہیں یا دو ابر ہیں یا دو پرندوں کی جماعتیں ہیں۔ یہ اللہ سے اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کریں گی۔“

(مسلم: ۱۸۷۴، ترمذی)

### مشترک خصوصیات:

☆ دونوں سورتیں مدنی ہیں۔

☆ دونوں طویل ترین سورتیں ہیں۔

☆ دونوں سورتیں جڑواں یعنی یکے بعد دیگرے ہیں۔

☆ دونوں میں ایک ایک آیت ایسی ہے جس میں اسم اعظم پایا جاتا ہے۔

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسم

اعظم ان دو آیتوں میں ہے: سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۶۳: **وَاللّٰهُمَّ اِلٰهَ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ**۔ (اور تمہارا معبود معبود ایک ہی ہے نہیں کوئی معبود مگر وہ رحمن اور رحیم ہے)۔ اور سورۃ آل عمران کی آیت: **اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ**۔ (اللہ! نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ قائم ہے)۔

(ترمذی: ۸۰۳۴۸ ابن ماجہ، ابوداؤد: ۱۴۹۶)

## المعوذات

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو معوذات کی سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے۔ پھر جب آپ کی تکلیف (مرض الموت) بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آپ کے ہاتھوں کو آپ کے جسد مبارک پر (برکت کی وجہ سے) پھیرتی تھی۔ (بخاری: ۵۰۱۶-۵۴۳۹، مسلم:

۲۱۹۲، ابن ماجہ: ۳۵۲۹، مؤطا: ۲/۹۴۲، احمد: ۶/۱۳۰، ابن حبان: ۲۹۶۳)

شارح صحیح بخاری لکھتے ہیں: معوذات سے مراد سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ہیں۔  
معوذتین:

سیدنا عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ تھوڑی سی بارش ہوئی اور اندھیرا چھا گیا۔ ہم مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ آپ ﷺ نے آکر نماز پڑھائی۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو! میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ ﷺ

فرمایا:

”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَالْمَعْوَذَتَيْنِ حَتَّى تَمْسَى وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ“

”صبح اور شام تین تین دفعہ قل هو اللہ احد اور معوذتین پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لیے ہر ایک مطلب برآری کے لیے کافی ہوں گی۔“

(ابوداؤد: ۵۰۸۲، ترمذی: ۳۵۷۵، نسائی: ۵۴۳۳)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجھ اور ابواء کے درمیان تھا۔ اچانک اندھیرا چھا گیا اور آندھی چلنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ! پناہ مانگا کرو ان دو سورتوں کے ساتھ کسی پناہ مانگنے والے نے ایسی پناہ نہیں مانگی۔ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سنا: آپ ﷺ ان سورتوں کو نماز میں امامت کراتے ہوئے پڑھا کرتے تھے۔

(ابوداؤد: ۱۲۸۲، نسائی: ۷۸۳۳، احمد: ۱۵/۴)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

”أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمَعْوَذَتَيْنِ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ“

”رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھا

کروں۔“ (ابوداؤد، کتاب الوتر: ۱۵۲۳، نسائی: ۱۲۳۵، ترمذی: ۲۹۰۳)

رسول اللہ ﷺ جب بستر پر جاتے تو دونوں ہتھیلیوں پر قل هو اللہ احد

اور معوذتین پڑھ کر پھونک مار کر جسم پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری)



## السموات

یہ نام ان سورتوں کے لیے رکھا گیا جن کا آغاز ”وَالسَّمَاءِ“ (قسم ہے آسمان کی) سے ہوتا ہے اور یہ سورۃ البروج اور سورۃ الطارق ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُقْرَأَ بِالسَّمَوَاتِ فِي الْعِشَاءِ“  
 ”رسول اللہ ﷺ نے سموات (والسماء سے شروع ہونے والی سورتوں) کو عشاء کی نماز میں پڑھنے کا حکم دیا۔“ (مسند احمد: ۸۳۱۵، اس کے صحت و ضعف کا علم نہیں ہو سکا)  
 مشترک خصوصیات:

☆ دونوں کا آغاز والسماء سے ہوتا ہے۔

☆ دونوں مفصل حصے میں شامل ہیں۔

☆.....☆

## الحامدات

”جمال القرآن“ میں بعض سلف نے یہ نام نقل کیا ہے۔“

(الاقان، ج اول، ص: ۱۵۲)

یہ نام قرآن حکیم کی ان مقدس سورتوں کے لیے وضع کیا گیا ہے جن کا آغاز الحمد للہ سے ہوتا ہے۔ یہ سورتیں درج ذیل ہیں:

الفاتحہ..... الانعام..... الکہف..... السبا..... الفاطر

مشترک خصوصیات:

☆ سب کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد سے ہوتا ہے۔

☆ حمد کے ساتھ ہی اللہ کے احسان و نعماء کے ذکر پر مشتمل مضمون ہے۔  
☆ یہ سب سورتیں مکہ مکرمہ کے حیات نبوت کے دور میں نازل ہوئیں۔  
اختصاص:

اس میں وہ سورت بھی شامل ہے جو سورۃ الصلوٰۃ فاتحہ الکتاب اور ام القرآن کے نام سے موسوم ہے یعنی سورۃ الفاتحہ۔

☆.....☆

## نورین

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن جبرائیل علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ دروازہ کھلنے کی بڑے زور کی آواز سنائی دی، آپ نے اپنا سر اٹھایا۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے فرمایا: یہ ایک آسمان کا دروازہ ہے جو آج کھلا ہے اور اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ پھر اس سے ایک فرشتہ اتر آیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ فرشتہ جو زمین پر اتر رہا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں اتر آیا۔ اس فرشتے نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور عرض کیا:

”أَبَشِّرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيَتْهُمَا لَمْ يُولُوهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ“

”آپ کو دو نوروں والی خوش خبری ہو جو آپ کو عطا ہوئے ہیں اور نبیوں میں سے کسی نبی کو نہیں ملے، ایک سورۃ فاتحہ اور دوسرا سورۃ بقرہ کا خاتمہ، کوئی حرف اس میں سے تم نہ پڑھو گے کہ اس کی مانگی ہوئی چیز تمہیں ملے گی۔“

(مسلم، کتاب فضائل القرآن: ۱۸۷۷)

## قرآن حکیم کے مختلف حصوں میں قرآن منقسم ہونے کا فائدہ

قرآن حکیم ایک بلند مرتبہ کلام ہے، جس کے الفاظ و آیات اور مضامین میں اس قدر دل کشی، دل ربائی پائی جاتی ہے کہ تلاوت کرنے والے کا دل بے اختیار اس طرف کھنچا چلا آتا ہے، اور جی چاہتا ہے کہ اس کی تلاوت کا سلسلہ کبھی نہ ٹوٹے۔

جب قاری آیت پر وقف کرتا ہے تو گویا وہ اپنے اوپر طاری ہونے والے سوز و گداز اور کیف و نشاط کی لہر محسوس کرتا ہے، ایک سکون کے ساتھ وہ سانس لے کر دوبارہ اس ایمان افروز کیفیت میں ڈوب جانا چاہتا ہے۔

ایک ایک آیت، ایک ایک رکوع اور رکوع کے بعد سورت کی تکمیل اس کے احساسِ محبت کو تروتازہ رکھتی ہے۔ نماز میں مختلف حصوں کی تلاوت کرنا آسانی کا مظہر بھی ہے جب کہ حافظِ قرآن حکیم کے لیے سہولت و لطافت کا باعث ہے۔

بچوں اور کم پڑھے لکھے لوگوں کو اس کے مختصر حصے اور سورتیں یاد کرانا بڑی سورتوں کی نسبت زیادہ آسان ہے۔ جو شخص کفر سے اسلام کی طرف آتا ہے، اسے نماز میں دہرانے کے لیے چند آیات پر مشتمل سورتیں بڑی جلدی یاد کرائی جاسکتی ہیں۔

مختلف حصوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یاد رکھنے والے کو متشابہ مضامین یا الفاظ کا فرق سمجھنا اور یاد رکھنا سہل ہوتا ہے۔ سب سے بڑی حقیقت یہ کہ اس کلام

مبین کا یہ اعجاز ہے کہ چند آیات والی سورتیں بھی اپنے اعجاز میں کثیر آیات والی سورتوں کے ہم پلہ ہیں۔ کیوں کہ کلام الرحمن ہونے کا وصف تمام سورتوں میں مشترک ہے۔

جس طرح قرآن حکیم کی منازل، سورتیں اور آیات ہیں، اسی طرح جنت کے بھی مختلف درجات اور حصے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قرآن حکیم پڑھنے والے کو یہ حکم دیا جائے گا کہ تم قرآن حکیم اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے جاؤ اور (جنت کے) درجوں پر چڑھتے جاؤ جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر قرآن عزیز کی تلاوت کرتے رہے۔ تمہارا (جنت میں) مقام وہی جگہ ہوگی جہاں (بلندی پر) چڑھتے چڑھتے تمہاری (زبان پر) آخری آیت ہوگی۔

(ترمذی، فضائل القرآن)





# ہماری مطبوعات

عورت اور گھر میں دعوت دین	رشتے کیوں نہیں ملتے	مدح منزل (مجلد)
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل	منقنی اور منگیر	مضامین مسعود
خطوط مسعود	نکاح میں ولی کی حیثیت	مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں	لو میرج	شہادت گہر الفت میں
بدنی طہارت کے مسائل	بری اور بارات	لواء الجہاد (مجلد)
نیا چاند اور ہماری روایات	شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت	وسیع الصفات اللہ (مجلد)
روزوں کے مسائل	مہربانی کا اولین حق	مخلوط تعلیم
فطرانہ	بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق	لاشوں پر قص (مجلد)
سحری افطاری اور افطاریاں	عورت اور میکہ	غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
چاند رات	ساس اور بہو	صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
اعکاف اور خواتین	دیور اور بہنوئی	حدود کی حکمت، نفاذ، جہل غیرت
مبارک باد کے آداب	بیویوں میں عدل	علم و خیر کے نام خطوط
عید کارڈ	بیویوں کے باہمی تعلقات	خطوط مسعود (اول)
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی	مسلمان مرد و عورت کا اہل کفر سے نکاح	خطوط مریم
پیارے نبیؐ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)	عورت کا لباس	میرا مطالعہ
رحمۃ للعالمینؐ کی جانوروں پر شفقت	پردہ اور خاندان	گداگری
پورا قول	نفس بصر اور مرد و حضرات	بدعت کیا ہے؟
وہ چاول تھے	پردے کی اوٹ سے	زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
تانچ پوشی	عورتیں اور بازار	چٹنگ بازی مہکی تہوار یا؟
دو خط	جج میں چہرے کا پردہ	رجب کے کوئٹے، شب معراج
اور خط و کٹر اہار گیا	صنف مخالف کی مشابہت	شب برات
اول سون	حفظ حیا گفتگو اور تحریر	ویلنٹائن ڈے
بچے اور بھیل	حفظ حیا اور محرم رشتہ دار	اپریل فول
شہادتین (توحید و رسالت)	حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں	عید میلاد النبی
شہابی قبا	نسوانی پال اور ان کی آرائش	مبارک باد کے آداب
حدیث نبویؐ کے چند محافظ	مخلوط معاشرہ	سالگرہ
نفسے حارث کا خواب	حفظ حیا اور ازدواجی زندگی	آتش بازی اور لائٹنگ
نئی مٹی سوچیں	آواز کا قتلہ	استحارہ کیوں اور کیسے؟
نئی مٹی سوچیں	بیوہ کی عدت	ماہ ذوالحجہ کے فضائل
ممتا کے بول	سویتی ماں اور اولاد	لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
شاخ گل	عورت میت کا غسل و تکفین	کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرز عمل
آہا نکلا چاند	بچہ گود لینا	